REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۹۵ ربوہ

خطبہ نمبر ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

روزنامہ الفضل

فی پرچہ ۱

یوم شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ ۲۸ ماہ صلح ۱۳۳۵ ہش ۲۸ جنوری ۱۹۵۶ء نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ جنوری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۷ جنوری - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت دن کے اوقات میں عموماً اچھی رہتی ہے۔ مگر رات کے بعض حصوں میں اعصابی تکلیف اور بے خوابی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی تازہ اطلاع کراچی سے نہیں آئی۔ لیکن لاہور کے ایک فون سے خبر ملی ہے۔ کہ درد میں کافی افاقہ ہے۔ لیکن گھبراہٹ کبھی کبھی ہو جاتی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ اپنے اہل و عیال کو ۱۹ جنوری کو جہاز پر سوار کرا کے کراچی سے ربوہ واپس آ گئے ہیں۔ احباب شاہ صاحب مکرم کے اہل و عیال کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کی دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۷ جنوری - کل مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے "میں نے خدا کو کیسے پایا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ (مفصل آئندہ)

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نائب تبلیغ اسلام کی غرض سے ہالینڈ تشریف لے جا رہے ہیں

ربوہ ۲۷ جنوری - سابق مبلغ انڈونیشیا مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہالینڈ جانے کی غرض سے مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۶ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہنچ جائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۲۷ جنوری آج صبح سورج ۶ بجکر ۵۸ منٹ پر طلوع ہوا اور شام کو ۵ بجکر ۴۲ منٹ پر غروب ہوگا۔

سعودی عرب نے بندرگاہ عقبہ کے قریب فوجی نقل و حرکت شروع کر دی

اردن میں برطانوی فوجوں کے لئے اسی بندرگاہ کے ذریعہ سامانِ رسد بھیجا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری برطانیہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب نے بندرگاہ عقبہ کے قریب فوجی نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اردن میں برطانوی فوجوں کو اسی بندرگاہ کے ذریعہ سامان رسد بھیجا جاتا ہے۔ دفتر جنگ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت صورت حال کا برابر مطالعہ کر رہی ہے۔ سعودی فوج کی تعداد جس نے اس علاقہ میں نقل و حرکت کی ہے تین ہزار ہے۔ اس کے ساتھ بکتر بند گاڑیاں اور جنگی توپیں بھی ہیں۔ اس فوج کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ رسد بھیجی جا رہی ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ یہ فوج اس وقت اس پوزیشن میں ہے۔ کہ یہ اسرائیل پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔ یا اردن میں مداخلت کر سکتی ہے۔

فرانس کے سوشلسٹ لیڈر موسیو مولے حکومت بنانے پر رضامند ہو گئے

نئی حکومت جنگ کے بعد سے بائیسویں حکومت ہوگی

پیرس ۲۷ جنوری - فرانس کے سوشلسٹ لیڈر موسیو مولے صدر کوٹی کی دعوت پر نئی حکومت بنانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ وہ اگلے ہفتہ پارلیمنٹ سے نئی حکومت کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر ان کی حکومت کو اعتماد کا ووٹ مل گیا۔ تو یہ جنگ کے بعد سے فرانس کی بائیسویں حکومت ہوگی۔

— واشنگٹن ۲۷ جنوری - امریکہ نے مراکش میں اپنے زائد علاقائی حقوق ترک کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن ساتھ ہی اس نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ مراکش کے امریکی اڈوں میں امریکی عملے کی قانونی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ فرانس کے سرکاری حلقوں نے اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام مراکش کو آزادی دینے کی فرانسیسی پالیسی کے عین مطابق ہے

غزہ کے علاقہ میں ایک اور جھڑپ

قاہرہ ۲۷ جنوری - کل رات غزہ کے مشرقی علاقے میں مصری اور یہودی فوجوں نے ایک دوسرے پر گولیاں برسائیں۔ مصری محکمہ دفاع کے اعلان کے مطابق پہلے یہودی فوجوں نے ایک مصری چوکی پر گولیاں برسانی شروع کیں جس کے جواب میں مصری سپاہیوں نے بھی ان پر فائرنگ کی۔ اس جھڑپ میں کوئی مصری سپاہی ہلاک نہیں ہوا۔

مسٹر ہمرشولڈ تہران پہنچ گئے

تہران ۲۷ جنوری - اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ جو آجکل مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ آج علی الصبح تہران پہنچ گئے۔ آج وہ شہنشاہ ایران سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر ہمرشولڈ اتوار کو کراچی پہنچنے والے ہیں۔

اردن نئے معاہدوں میں شریک نہیں ہوگا

عمان ۲۷ جنوری - اردن کے وزیر اعظم جناب الرفاعی نے کہا ہے کہ میری حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ نئے معاہدوں میں شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کل ایک بیان میں کہا۔ اردن اپنی بری اور ہوائی فوج کو اور زیادہ مضبوط بنائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ

مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں کے لئے بجلی کے مرکزی اسٹیشن کی تعمیر

لاہور ۲۷ جنوری - مغربی پاکستان کی حکومت نے صوبے کے شمالی علاقوں کے لئے ایک ایسا بجلی گھر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت صوبے کے مختلف علاقوں کو مرکزی انتظام کے تحت ایک ہی اسٹیشن سے بجلی فراہم کی جائے گی۔ اس طرح بجلی کے تمام اسٹیشن جو اس وقت مختلف علاقوں میں قائم ہیں آپس میں ایک دوسرے سے مربوط ہو جائیں گے اور متحدہ طور پر کام کر سکیں گے۔ اس سلسلہ میں آغاز کار کے طور پر رسول پن بجلی کے اسٹیشن اور مالاکنڈ اسٹیشن میں رابطہ قائم کر دیا گیا ہے اور اسی طرح لائل پور اور سیالکوٹ کے بجلی گھروں کو مربوط کرنے کا کام بھی مکمل ہو گیا ہے۔

● جن لوگوں نے پچھلے دنوں تخریبی کارروائیوں میں حصہ لیا تھا۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

فن لینڈ میں وزارتی بحران

ہلسنکی ۲۷ جنوری - فن لینڈ کی حکومت میں بحران پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت ایک داخلی مسئلہ پر باہمی اختلافات کی وجہ سے مستعفی ہونے پر غور کر رہی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین مقدس انگوٹھیاں

— اور —

حضرت ام المومنینؓ والے قرعوں کا مبارک عکس

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی

گذشتہ جمعہ کے خطبہ مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۵۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تین انگوٹھیوں کا ذکر فرمایا تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیچھے چھوڑی تھیں۔ اور اس تعلق میں بیان فرمایا تھا۔ کہ سب سے پہلی انگوٹھی جس پر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والا الہام کندہ تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کئی کتابوں میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد قرعہ اندازی کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حصہ میں آئی تھی۔ اور دوسری انگوٹھی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ کندہ تھا۔ وہ خاکسار مرزا بشیر احمدؐ کے حصہ میں آئی تھی۔ اور تیسری انگوٹھی جس پر مولابس کے الفاظ کندہ تھے۔ عزیزم میاں شریف احمد کے حصہ میں آئی تھی۔ اور یہ قرعہ اندازی حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے سامنے اور انہی کی تجویز پر ہوئی تھی۔ اور انہوں نے ہی دعا کرتے ہوئے یہ قرعے اٹھائے تھے۔

اس تعلق میں خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ سارا واقعہ کسی قدر تشریح کے ساتھ اپنی کتاب سیرت المہدی حصہ اول کی روایت نمبری ۱۶ میں درج کیا ہوا ہے۔ گو افسوس ہے کہ اس میں کاتب کی غلطی سے غَرَسْتُ لَکَ کی بجائے غَرَسْتُکَ کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والا الہام وہ ہے۔ جو ۱۸۷۶ء میں ہمارے دادا صاحب کی وفات کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا تھا۔ اور حضور نے اسی زمانہ میں اسی الہام کا ایک نگینہ تیار کرا کے ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بہت سی تحریروں میں ایک خدائی نشان کے طور پر کیا ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والا الہام جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ "کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟" اس وقت ہوا تھا جب ہمارے دادا صاحب کے قرب وفات والے الہام پر حضرت مسیح موعودؑ کو وقتی طور پر خیال گذرا تھا۔ کہ بہت سے ظاہری سہارے حضور کے والد صاحب کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں اب ان کے بعد کیا ہوگا؟ جس پر بڑے زور دار رنگ میں یہ الہام ہوا کہ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اور حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ کہ اس کے بعد خدا نے میری اس طرح کفالت اور سرپرستی فرمائی۔ کہ میرے والد یا کسی دنیوی رشتہ دار یا کسی دوسرے دنیوی سہارے نے کیا کرنی تھی؟

دوسری انگوٹھی جو قرعہ کے ذریعہ میرے حصہ میں آئی تھی۔ اس کا پورا الہام جو انگوٹھی کے نگینہ پر درج ہے۔ یہ ہے۔ اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ۔ "یعنی میری اس نعمت کو یاد کر جو میں نے تجھ پر کی ہے۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگایا ہے۔" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام میری ولادت کے قریب کے زمانہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ انگوٹھی کے نگینہ پر تاریخ ۱۳۱۲ھ ہجری لکھی ہے۔ گو یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ تاریخ الہام کی ہے یا کہ انگوٹھی بننے کی۔

تیسری انگوٹھی جو عزیزم میاں شریف احمدؐ صاحب کے حصہ میں آئی تھی۔ اس پر مولابس کے الفاظ کندہ ہیں۔ اس کا واقعہ یوں ہے۔ کہ ضلع سیالکوٹ کے ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری ایام میں حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ میں ایک انگوٹھی بنا کر حضور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر کیا الفاظ لکھے جائیں۔ جس پر حضور نے مولابس کے الفاظ فرمائے۔ وفات کے وقت یہ انگوٹھی حضورؑ کے ہاتھ میں پہنی ہوئی تھی۔ اور غالباً اس کے الفاظ بھی حضور نے اپنے قرب وفات کے الہامات کی بناء پر ہی تجویز فرمائے تھے۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ ان تینوں انگوٹھیوں کے الفاظ اپنے اندر بعض خاص اشارات رکھتے ہیں۔

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ قرعہ اندازی حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی تجویز پر انہی کے ہاتھ سے ہوئی تھی۔ تین مختلف کاغذوں پر تینوں انگوٹھیوں کے نگینوں کی عبارت لکھی گئی۔ اور کاغذوں کو تہہ کر دیا گیا۔ اور پھر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے دعا کے ساتھ پہلا کاغذ یہ کہتے ہوئے اٹھایا۔ کہ یہ انگوٹھی محمود کی ہوگی۔ اور کاغذ کھولنے پر یہ انگوٹھی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی نکلی۔ پھر دوسرا کاغذ یہ کہتے ہوئے اٹھایا۔ کہ یہ انگوٹھی بشیر کی ہوگی۔ اور قرعہ کا کاغذ کھولنے پر اس میں غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ والا الہام درج شدہ نکلا۔ اور تیسرا قرعہ مولابس والا عزیزم میاں شریف احمدؐ صاحب کا قرار پایا۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خطبہ میں فرمایا تھا۔ یہ قرعہ اندازی غالباً تین دفعہ ہوئی۔ اور ہر دفعہ یہی نتیجہ نکلا۔

قرعوں کے کاغذ خاکی رنگ کے دبیز ٹکڑے تھے۔ جو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس محفوظ کر لئے تھے۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے دے دیئے تھے۔ اور خدا کے فضل سے اب تک میرے پاس محفوظ ہیں۔ میں ان ہر سہ کاغذوں کا عکس بصورت چربہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تا ایک تو وہ احمدیت کی تاریخ میں محفوظ ہو جائیں۔ اور دوسرے ہمارے دوست ان کے دیکھنے سے روحانی حظ اٹھا سکیں۔ اور دعاؤں کی بھی تحریک ہو۔

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

محمود احمد

غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی

بشیر احمد

مولابس

شریف احمد

میرے والی انگوٹھی کے قرعہ میں اختصار کے خیال سے عبارت صرف غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ لکھی ہے۔ لیکن جیسا کہ انگوٹھی کے نگینہ سے ظاہر ہے۔ پوری عبارت اُذْکُرْ نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکَ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ ہے۔ جس کا ترجمہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔

ان قرعوں میں نگینہ کی درج شدہ عبارت تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے لیکن ہر قرعہ پر ہم تینوں بھائیوں کے الگ الگ نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ہاتھ کے ہیں۔ یعنی یہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ والے قرعہ پر محمود احمدؐ لکھا ہے۔ اور میرے والے قرعہ پر بشیر احمد لکھا ہے۔ اور عزیزم میاں شریف احمدؐ صاحب والے قرعہ پر شریف احمد لکھا ہے۔ یہ تینوں نام حضرت اماں جانؓ نے قرعہ نکالنے کے بعد خود اپنے ہاتھ سے لکھے تھے۔ اس طرح ان قرعوں کا چربہ چھاپنے سے یہ غرض بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستخط کا نمونہ احمدیت کی تاریخ میں محفوظ ہو جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تو جو مقام ہے۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور عزیزم میاں شریف احمد صاحب کو بھی اس مبارک کلام کا مصداق بنائے۔ جو قرعہ کے ذریعہ نکلنے والی انگوٹھیوں میں درج ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵ر جنوری ۱۹۵۶ء)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرا ماموں زاد بھائی عزیز محمدؐ شریف ابن چودھری سلطان علی صاحب نمبردار و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گجوچک امسال دسویں جماعت میں گوجرانوالہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے نیز خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ محمدؐ شریف ربوہ۔

(۲) میرے والد صاحب چودھری عبد الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی طبیعت تین ہفتہ سے ناساز ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرحیم احمد ملتان۔

خطبہ جمعہ

اپنے دوستوں میں صداقت معلوم کرنے کی ایک لگن اور سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرو

اپنے آپ کو سلسلہ کیلئے مفید وجود بناؤ اور مختلف پیشوں خصوصاً تجارت کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دو

لاہور کی اہمیت کے پیش نظر یہاں کی جماعت کو خاص طور پر ان امور کی طرف توجہ دینی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ جنوری ۱۹۵۶ء بمقام رتن باغ لاہور

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

خطبہ نویس۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چند دن ہوئے یہاں کے مبلغ ربوہ گئے تھے۔ اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ

لاہور کی جماعت

کے جو سرکردہ ممبران ہیں وہ تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان سے تو میں نے کہا تھا کہ میرے لاہور جانے پر اگر آپ ان لوگوں کے سامنے مجھ سے بات کرتے۔ تو میں آپ کی موجودگی میں ان لوگوں سے دریافت کرتا۔ اب اکیلے بات کرنے سے کیا فائدہ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ واقعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ لاہور کے سرکردہ احباب کو تبلیغ کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ حالانکہ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو سرکردہ احباب ہیں۔ ان میں سے اکثر گورنمنٹ کے ملازم نہیں۔ اور گورنمنٹ نے جو اعلان کیا تھا۔ اور اس کی ہم نے تصدیق کی تھی۔ وہ

گورنمنٹ کے ملازمین

کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ لیکن یہاں کے امیر چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ہیں جو گورنمنٹ کے ملازم نہیں۔ وہ اگر اپنے دوستوں اور تعلقات رکھنے والے لوگوں سے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ تو نہ گورنمنٹ کی طرف سے ان پر کوئی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور نہ پبلک کی طرف سے ان پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ ان سے پہلے شیخ بشیر احمد صاحب لاہور کی جماعت کے امیر تھے۔ وہ بھی گورنمنٹ کے ملازم نہیں۔ وہ ایک کامیاب پریکٹشنر ہیں۔ اور ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھ تعلق

رکھنے والے لوگوں کو سنجیدگی سے اپنے خیالات پہنچا سکتے ہیں۔ اور پھر ان کو احمدیت کے متعلق تحقیق کی تحریک ہو سکتی ہے۔

کسی زمانہ میں

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

لاہور کی جماعت کے امیر تھے۔ اور میں جب کبھی یہاں آتا تھا۔ تو انہی کے گھر ٹھہرتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ان دنوں جب بھی میں یہاں آتا تھا ملنے والوں کا برابر تانتا بندھا رہتا تھا۔ لوگ میری باتیں سننے کے لئے آ جاتے تھے۔ اور یہ بہرحال چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی سنجیدگی کا اثر تھا۔ کہ لوگ ان کی باتیں سنتے تھے۔ اور جب کبھی میں یہاں آتا تھا۔ تو ان کے دوستوں کو خیال آتا تھا۔ کہ وہ مجھ سے مل لیں۔ لیکن

اب ایسا نہیں ہوتا

اب مجھے یہاں پہلے کی نسبت زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ لیکن میں نے اپنے قیام کے دوران میں کبھی بھی سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آئے ہوں۔ اور انہوں نے مجھ سے احمدیت کے متعلق کوئی بات پوچھی ہو یا قرآن کریم کے متعلق کوئی سوال دریافت کیا ہو یا مذہب کے متعلق گفتگو کی ہو یا وقتی ضروریات کے متعلق کوئی بات دریافت کی ہو۔ حالانکہ کراچی میں میں جب بھی جاتا ہوں۔ وہاں پر ہر قسم کے لوگ میری ملاقات کے لئے آتے ہیں۔ ان میں نہ صرف پبلک کے سرکردہ لوگ ہوتے ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کے اعلیٰ ملازم بھی ہوتے ہیں۔ اس دفعہ

جب میں کراچی گیا

تو میں بیمار تھا۔ لیکن اس سے قبل جب میں وہاں گیا تھا۔ تو مجھے یاد ہے کہ سول سیکرٹریٹ کے دس گیارہ ممبر اور سنٹرل سیکرٹریٹ کے بہت سے لوگ مجھے ملنے کے لئے آئے تھے۔ میرے خیال میں ان کی تعداد دو تین درجن ہو گی۔

دنیا میں رہنے کے لئے ایک دوسرے سے بھائی چارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ بھائی چارہ سنجیدگی سے ہونا چاہیئے۔ اگر کسی سے صرف ہنسی مذاق کر لیا جائے۔ اور جب وہ جدا ہو تو اس کا خیال دل سے نکال دیا جائے۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اپنے دوستوں اور ملنے جلنے والوں سے سنجیدہ باتیں کی جائیں۔ اور ان کے اندر صداقت معلوم کرنے اور اس کے متعلق

غور اور فکر کرنے کی لگن

پیدا کی جائے تو خود بخود ان کے اندر یہ خواہش پیدا ہو گی۔ کہ وہ تمہاری باتیں سنیں۔ اور جب کبھی تمہارا مبلغ یا امام یہاں آئے۔ تو اس سے بھی ملاقات کریں۔ اور اس کی باتیں سنیں۔ پس یہاں کے احباب کو اپنی اس ذمہ داری کو نہیں بھلانا چاہیئے۔

لاہور ایک اہم جگہ ہے

اور اب اسے اور بھی زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ کیونکہ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ بن جانے پر یہ اس کا دارالخلافہ ہو گیا ہے۔ اس وقت پاکستان میں کراچی سے اتر کر لاہور اور ڈھاکہ کو جو پوزیشن حاصل ہے۔ وہ کسی اور شہر کو حاصل نہیں۔ اس لئے یہاں کی جماعت کے جو ذمہ دار لوگ ہیں۔ انہیں خصوصیت سے ان امور کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دنیا میں

انسان کی زندگی

محدود ایام کی ہے۔ اگر اس کو بھی ضائع کر دیا جائے۔ تو دنیا میں انسان نے دوبارہ تو نہیں آنا۔ موت کے آنے تک اس نے جو کچھ کر لیا سو کر لیا۔ اس کے بعد اعمال کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی مختصر زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اور اس مختصر وقت کو کسی صورت میں بھی ضائع نہ کرے۔

پس یہاں کے

تمام احباب کو چاہیئے

کہ وہ اس امر کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنے دوستوں کے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ باتیں کیا کریں۔ اور ایسی طرز سے باتیں کیا کریں کہ ان میں سچائی معلوم کرنے کی لگن پیدا ہو جائے۔ جب ان میں سچائی معلوم کرنے کی لگن پیدا ہو جائے گی۔ تو جہاں بھی انہیں سچائی نظر آئے گی۔ وہ اسے قبول کر لیں گے ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان کے اندر لگن پیدا ہو جائے۔ کیونکہ جب کسی کے اندر لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ کسی کے روکنے کی وجہ سے رکتا نہیں۔ بلکہ وہ تحقیق حق کے لئے دوڑتا ہے اور خود اس کے متعلق سوالات کرتا ہے۔ دیکھو مدینہ کے لوگ مکہ آتے تھے تو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

بعض دفعہ انہیں ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جن پر آپ کی باتوں کا اثر ہوا۔ اور انہوں نے واپس جا کر اپنے

شہر والوں سے ان ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ اگلے سال اور زیادہ تعداد میں مدینہ کے لوگ مکہ آئے۔ وہ مکہ کی گلیوں میں پھرتے رہے۔ مکہ والوں نے انہیں دھوکہ میں رکھنا چاہا۔ اور حقیقت پر کئی پردے ڈالے لیکن آخر انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر ہی لیا۔ آپ نے ان سے باتیں کیں اور ان باتوں کے نتیجہ میں

مدینہ والوں نے

حق کو قبول کر لیا۔ لیکن پہلی دفعہ یہی فیصلہ ہوا تھا۔ کہ شہر سے باہر نکل کر کسی علیحدہ جگہ میں ملاقات کی جائے۔ کیونکہ وہ لوگ ڈرتے تھے کہ کہیں مکہ والے ان کی مخالفت نہ کریں لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے باتیں کیں۔ اور ان پر حق کھل گیا۔ تو انہوں نے بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اتنی بلند آواز سے نعرۂ تکبیر کہا ہے۔ کہ ممکن ہے مکہ والوں کو پتہ لگ جائے کہ تم کس نیت سے یہاں آئے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! جب تک ہمیں حقیقت کا صحیح طور پر پتہ نہیں تھا۔ اس وقت تک ہم اسے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ حقیقت ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ ہم اسے چھپا نہیں سکتے۔

پس جب انسان کے اندر صداقت کے معلوم کرنے کی لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ آپ ہی آپ صداقت معلوم کرتا رہتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ

نواب محمد دین صاحب مرحوم

نے جب بیعت کی۔ تو اس وقت وہ ریاست مالیرکوٹلہ میں ملازم تھے۔ اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبر بھی تھے۔ بیعت کے وقت آپ نے کہا۔ میں یہاں سے ریٹائر ہو جاؤں تو مجھے ملازمت کے لئے کسی اور ریاست میں جانا پڑے گا۔ اسلئے آپ مجھے ابھی اپنی بیعت مخفی رکھنے کی اجازت دیں۔ چنانچہ میں نے انہیں بیعت کو مخفی رکھنے کی اجازت دے دی۔ بیعت کے بعد وہ شملہ چلے گئے مجھے بھی ان دنوں چند دنوں کے لئے تبدیلی آب و ہوا کی خاطر شملہ جانے کا موقع ملا۔ نواب صاحب نے مجھ سے کہا۔ آپ روز روز کہاں شملہ آتے ہیں۔ میں اور تو کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ ہاں اتنا کر سکتا ہوں کہ بڑے بڑے لوگوں کو چائے پر بلا کر آپ کا ان سے تعارف کرا دوں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دعوت کا انتظام کیا۔ میں بھی وہاں چلا گیا۔ انہوں نے بڑے بڑے آدمی وہاں بلائے ہوئے تھے۔ میں اس انتظار میں تھا کہ کوئی اعتراض کرے تو میں اس کا جواب دوں۔ کہ

نواب صاحب کھڑے ہو گئے

اور انہوں نے حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اس طرح بات شروع کی کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ جو شخص کسی قوم کا لیڈر ہوتا ہے ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیئے۔ وہ ہمیں دین کی باتیں سنائیں گے۔ خواہ ہم مانیں یا نہ مانیں ان سے ہمیں فائدہ پہنچے گا۔ اس کے بعد وہ تقریر کرتے ہوئے یکدم جوش میں آ گئے۔ اور کہنے لگے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اپنے ایک بندہ کو مبعوث کیا ہے۔ اور اس نے دعوےٰ کیا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہوں۔ یہ دعوےٰ کوئی معمولی دعوےٰ نہیں۔ اگر وہ اپنے اس دعوےٰ میں سچا ہے۔ اور ہم نے اسے قبول نہ کیا۔ تو لازماً ہم خدا تعالےٰ کے مجرم ہوں گے اور اس کا عذاب ہم پر آئے گا۔ اسلئے آپ لوگوں کو سنجیدگی سے اس کے

دعوےٰ پر غور کرنا چاہیئے

جب نواب صاحب اپنی تقریر ختم کر کے بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا آپ نے تو اپنی بیعت کو مخفی رکھنے کی اجازت لی تھی۔ اور میں نے آپ کو اجازت دے دی تھی۔ لیکن اس وقت آپ نے خود ہی اسے ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھے تقریر کرتے کرتے جوش آ گیا تھا۔ اس لئے میں ضبط نہیں کر سکا۔ غرض دوستوں کو چاہیئے کہ وہ تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔ اور دوسروں تک سنجیدگی سے اپنے خیالات کو پہنچائیں۔

مجھے یاد ہے

کہ پہلے پہل جب میں لاہور آیا تھا۔ تو گمٹی والی مسجد میں نماز ہوتی تھی۔ اس وقت اگلی صف میں جتنے دوست بیٹھے ہیں اس وقت سارے لاہور میں قریباً اتنے ہی احمدی ہوتے تھے لیکن اب جمعہ کی نماز میں بعض دفعہ یہاں پندرہ پندرہ سو دوست جمع ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان کی تعداد اس سے بھی بڑھ جاتی ہے ممکن ہے آج بھی اس قدر لوگ موجود ہوں لیکن کھلی جگہ ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ معلوم نہ ہوتے ہوں۔ بہرحال جمعہ کی نماز میں اڑھائی اڑھائی سو کی تعداد میں سائیکل ہوتے ہیں۔ ابھی مجھے کسی نے بتایا ہے کہ پچھلے جمعہ کے موقعہ پر بارہ موٹریں اور ایک بڑی تعداد میں ... سائیکلیں جمع ہو گئی تھیں۔ غرض جب گمٹی والی مسجد میں نماز ہوتی تھی اس وقت جماعت کی تعداد یہاں بہت تھوڑی تھی۔ لیکن اب اللہ تعالےٰ نے اس کی تعداد بہت بڑھا دی ہے۔ اب موجودہ

جماعت کو خیال کرنا چاہیئے

کہ اُس وقت کے پچاس ساٹھ احمدیوں نے اپنی زندگیوں کو سدھارا اور دوسروں تک اپنے خیالات کو سنجیدگی سے پہنچایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صرف جمعہ کی نماز میں آنیوالے احمدیوں کی تعداد ۵۰ سے بڑھ کر ۱۵۰۰ تک پہنچ گئی۔ اگر تم بھی ان لوگوں کی طرح اپنی زندگیوں کو سدھارتے۔ اور اپنے خیالات سنجیدگی سے دوسروں تک پہنچاتے۔ تو تم پندرہ سو سے پینتالیس ہزار بن جاتے لاہور کے شہر کو اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے ابتدائی زمانہ سے ہی اس کی

تبلیغ کا مرکز بنایا ہے

میں ابھی بچہ ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ یہاں تشریف لائے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ مسجد وزیر خاں کے قریب ایک دوست کے ہاں آپ کی دعوت تھی۔ میری عمر اسوقت بہت چھوٹی تھی۔ صرف سیر کی وجہ سے میں ساتھ آ گیا تھا۔ دعوت سے فارغ ہو کر جب ہم باہر نکلے۔ تو دہلی دروازہ سے نکلتے وقت اس زمانہ میں دائیں طرف ایک پیپل کا درخت تھا۔ اس درخت کے پاس ہجوم بہت زیادہ تھا۔ ہمیں دیکھکر لوگوں نے گالیاں دینی شروع کر دیں اور بہت شور بلند کیا۔ جب ہم پیپل کے پاس سے گذرے۔ تو اس وقت جو لوگ جمع تھے ان میں سے کسی نے کہا کہ تم یہ کہو کہ ہائے ہائے۔ گویا مرزا صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ میں بہت حیران تھا کہ لوگ اتنا شور کیوں کرتے ہیں اور ہمیں کیوں گالیاں دیتے ہیں۔

مجھے یہ نظارہ خوب یاد ہے

کہ اس وقت ایک شخص جو مولوی طرز کا معلوم ہوتا تھا اور ٹنڈا تھا۔ اپنا دوسرا ہاتھ ٹنڈ پر مار کر ہائے ہائے کی آواز بلند کر رہا تھا۔ بچپن کی وجہ سے مجھے یہ عجیب تماشہ معلوم ہوتا تھا۔ اور میں اسے شوق سے دیکھتا تھا۔ لیکن بعد میں مجھے کسی نے بتایا کہ یہ ہجوم حضرت صاحب کی مخالفت کی وجہ سے جمع ہو گیا تھا۔ اور اپنی اس مخالفت کی وجہ سے آپ کو گالیاں دے رہا تھا۔ گویا کسی وقت وہ زمانہ تھا کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لایا کرتے تو آپ کو گالیاں دینے کے لئے لوگ رستوں پر جمع ہو جاتے تھے۔ لیکن اُس وقت کے احمدیوں کا ایمان تازہ تھا ان میں اخلاص اور جوش پایا جاتا تھا۔ وہ سچے دل سے باہر نکلے۔ اور انہوں نے تبلیغ کے رستہ میں سچا جذبہ دکھایا۔ اور خدا تعالےٰ نے بھی ان کی کوششوں میں برکت دی۔ اور ان کی تعداد کو ہزاروں تک پہنچا دیا۔ نیلا گنبد کو ہی لے لو اِس وقت اس علاقہ میں بہت سے احمدی آباد ہیں لیکن کسی زمانہ میں یہاں

مستری محمد موسیٰ صاحب رضی

اکیلے آئے تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے ان کی اولاد میں ہی اتنی برکت دی ہے کہ ان کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔ اور پھر انہوں نے اعلےٰ تعلیم حاصل کر لی ہے۔ اسی طرح منشی محبوب عالم صاحب ان کے کلرک تھے ان کا خاندان بھی احمدی ہو گیا۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ان دونوں کی اولاد اتنی ہے کہ اسکی تعداد لاہور کی پرانی جماعت کی تعداد سے زیادہ ہے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اللہ تعالےٰ مومنوں کی کوششوں کو ضائع نہیں کرتا

بلکہ وہ ان کی اولادوں کو بھی بڑھاتا ہے۔ پس تم اپنے آپ کو

سلسلہ کے لئے مفید وجود بناؤ

اور ایسا مفید وجود بناؤ۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دوستوں۔ رشتہ داروں اور ملنے والوں کو ایک سے ہزار کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی۔ کہ "اک سے ہزار ہوویں" یہ دعا آپ کی صرف جسمانی اولاد کے متعلق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جسمانی اولاد ایک سے ہزار بہت کم ہوتی ہے۔ ایک سے ہزار روحانی اولاد ہوتی ہے۔ سو یہ دعا تمہارے لئے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے۔ کہ تم ایک سے ہزار ہو جاؤ۔ لیکن جس طرح لاہور کی جماعت کے سرکردہ احباب کام کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں تو وہ ایک سے دو بھی نہیں ہو سکتے۔ اگر تم ایک سے ہزار ہوتے۔ تو اس وقت لاہور میں جماعت احمدیہ کی تعداد پندرہ لاکھ ہوتی۔ اس وقت

لاہور کی کل آبادی

دس لاکھ ہے۔ گویا اگر جماعت کی تعداد ایک سے ہزار کی صورت میں ترقی کرتی۔ تو وہ لاہور کی موجودہ تعداد سے ڈیوڑھی ہوتی۔ پھر تم اپنے کاموں میں بھی توسیع کرو سارے لوگوں کو نوکریوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ انہیں دوسرے کاموں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ مثلاً تجارت کا پیشہ بہت اہم ہے۔ لیکن ہماری جماعت کی اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ میں نے

رویا میں دیکھا ہے

کہ میرے ہاتھ میں ایسے لوگوں کا فائل ہے۔ جو سلسلہ کے مخالف ہیں۔ اس فائل میں کچھ باتیں ہمارے خلاف لکھی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ باتیں انہوں نے اپنا بجٹ بننے کے بعد لکھی ہیں پھر میں کہتا ہوں۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ تجارت میں لگ جائے۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں۔ یا کسی اور دوست نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ تاجر لوگ بہت کم چندہ دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ تاجروں کو شروع سے ہی تحریک کر کے چندہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ رؤیا ہی میں میں دیکھتا ہوں۔ کہ گویا کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو احمدی تاجروں نے بڑی قربانی کی تھی۔ چنانچہ اسی زمانہ میں سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی رضؓ اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے بہت بڑی خدمت کی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ تاجر طبقہ کو شروع سے ہی چندہ دینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ تاکہ جوں جوں ان کی تجارت بڑھے۔ چندے بھی بڑھیں۔ اور سلسلہ کی مالی حالت مضبوط ہو۔

پس جماعت کے جو امیر ہوتے ہیں۔ ان کا صرف یہی کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ امیر کہلائیں۔ بلکہ امیر بن جانے کے بعد ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں۔ مثلاً میں خلیفہ ہوں۔ بظاہر میرا کام یہ نہیں۔ کہ میں جماعت کے لوگوں کو یہ کہوں۔ کہ تم زراعت کرو۔ تجارت کرو۔ یا تعلیم حاصل کرو۔ لیکن جماعت کے مستقبل کو مضبوط بنانے کے لئے میں وقتاً فوقتاً ایسی تحریکیں کرتا رہتا ہوں۔ امیر کا بھی یہی کام ہے۔ کہ وہ محض امیر نہ کہلائے۔ بلکہ وہ ہر وقت یہ سوچتا رہے۔ کہ جماعت کی اقتصادی معاشی، دینی، تمدنی۔ تعلیمی اور اخلاقی حالت کو کس طرح ترقی دی جا سکتی ہے۔ اس میں

خدمت خلق کی عادت

کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے۔ امیر کی مثال گویا ایک چوراہہ کی سی ہے۔ جس سے دوسری سڑکیں پھٹتی ہیں۔ جس طرح ایک چوراہا سے مختلف رستے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور اس سے لوگ مختلف رستوں میں بٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر جماعت کے امیر کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ جماعت کے بعض لوگوں کو نوکریوں کی طرف لے جائے۔ بعض کو تجارت پر لگائے۔ بعض کو صنعت و حرفت کی طرف متوجہ کرے۔ بعض کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر زور دے۔ اور مجموعی طور پر جماعت میں خدمتِ خلق کی عادت پیدا کرے۔ گویا امیر صرف چوراہہ ہی نہیں۔ بلکہ وہ دس راہہ۔ بیس راہہ۔ پچاس راہہ یا سو راہہ ہو۔ وہ جماعت کے دوستوں کو سینکڑوں طرف پھراتا رہے امیر کی حیثیت ایک جرنیل کی سی ہے۔ اور جرنیل کا صرف یہی کام نہیں ہوتا۔ کہ دیکھے کہ سپاہی کس طرح چلتا ہے۔ بلکہ وہ سپاہی کو مناسب طریق پر چلاتا ہے۔ اسی طرح امیر کا بھی یہی کام ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے لوگوں کو مناسب اور مفید کاموں پر لگائے۔ بعض کو نوکریوں پر لگا دے۔ بعض کو تجارتوں میں لگا دے۔ بعض کو صنعت و حرفت میں لگا دے۔ غرض وہ جماعت کی اس طور پر تنظیم کرے۔ کہ نہ صرف موجودہ جماعت کی مالی حالت سوگنا ترقی کر جائے۔ بلکہ اس کی تعداد بھی سوگنا بڑھ جائے تا آئندہ آنے والا سال انہیں ایک مضبوط ستون کی طرح بنا دے پچھلے دنوں مجھے یہ پتہ لگا تھا۔ کہ لاہور کی جماعت کا چندہ ۹۶ ہزار روپے سالانہ ہے لاہور کراچی کا چندہ ایک لاکھ روپیہ لیکن اب مجھے بتایا گیا ہے کہ لاہور کی جماعت کا چندہ تو ایک لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ اور کراچی کی جماعت کا چندہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ چکا ہے۔

اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کوشش کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔ پس تم جماعت کی اخلاقی۔ تمدنی اور مالی حالت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کی توجہ

تجارت کی طرف بہت کم ہے

حالانکہ یہی ایک چیز ہے۔ جو کسی جماعت یا قوم کو پھیلنے میں مدد دیتی ہے۔ ہمارے کچھ آدمی جو باہر ہیں۔ وہ تاجر ہی ہیں۔ اس وقت انگلینڈ میں ڈیڑھ سو کے قریب ایسے لوگ ہیں۔ جو پھیری وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ ملازم ہر جگہ نہیں جا سکتا۔ لیکن تجارت میں پھیلنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی گنجائش ہے۔ تاجر کا کیا ہے اگر لوگ اسے دکھ دیں۔ تو وہ اپنا بیگ اٹھاتا ہے۔ اور کہتا ہے اچھا ہم آگے چلے جاتے ہیں۔ نوکر یہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسی کی نوکری جاتی ہے۔ اسی طرح زمیندار لوگ بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی زمین پیچھے پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن تاجر اور پیشہ ور لوگ آزاد ہوتے ہیں وہ جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں جا سکتے ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں بھی چھوٹے پیشوں اور تجارتوں کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ وہاں انہیں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو چند دن ہوئے۔ فرانس میں عام انتخابات ہوئے ہیں۔ ان میں چھوٹے تاجروں کی جماعت ہی کامیاب رہی ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ تاجر کسی کا دباؤ نہیں مانتا۔ پس جماعت میں

تجارت کی تحریک کرنی چاہیئے

چاہے وہ تجارت کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ یورپ میں تو بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ پھیری کا کام کر لیتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس سے ترقی کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ہر کوئی یہی کہتا ہے۔ کہ وہ تھانیدار ہو جائے۔ ہمارے ایک دوست تھے۔ جو بعد میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ وہ ڈبل ایم اے تھے۔ انہوں نے ای اے سی کے لئے کوشش کی۔ اور جب انہیں اس میں کامیابی کی امید ہوئی۔ تو وہ اپنی والدہ کے پاس گئے۔ اور ان سے کہا۔ کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں ای اے سی ہو جاؤں۔ والدہ نے کہا۔ نہ بیٹا۔ جب سے تم نے ہوش سنبھالا ہے۔ میری یہی خواہش رہی ہے۔ کہ تم تھانیدار ہو جاؤ۔ وہ بھی بڑے سعید تھے انہوں نے پولیس میں درخواست دی۔ اور تھانیدار ہو گئے۔ وہ مالی لحاظ سے اکثر بڑی تکلیف میں رہتے تھے اور جب کبھی وہ اس کی شکایت کرتے۔ میں انہیں یہی کہتا۔ کہ آپ اپنے شوق کی وجہ سے پولیس میں ملازم ہوئے تھے۔ اب ان تکالیف کو برداشت کریں۔ آخر میں خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور وہ ڈی۔ ایس پی ہو گئے۔ وہ لاہور کے ضلع سے ہی

ریٹائر ہوئے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے وقت وہ قصور میں مقرر تھے۔

غرض خدا تعالیٰ نے دنیا میں

مختلف قسم کے پیشے

بنائے ہیں۔ جن میں سے ایک ملازمت بھی ہے لیکن ملازمت میں ترقیات بہت محدود ہوتی ہیں۔ دوسرے پیشوں میں ترقی کی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ مثلاً تجارت ہے۔ اسے چھوٹے پیمانہ سے بھی شروع کیا جائے۔ تب بھی اس میں ترقی کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ شروع شروع میں تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن آخر ایک وقت آتا ہے۔ جب تجارت بڑھ جاتی ہے۔ اور تکلیف کی بجائے کشائش اور فراوانی میسر آ جاتی ہے۔ پس جماعت کے دوستوں کو صرف

نوکریوں کے پیچھے

نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ تجارت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے تعلیمیافتہ طبقہ کو چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ان چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے ہی ترقی کر کے انسان بڑی تجارتوں کا مالک بن جاتا ہے۔ لارڈ نفیلڈ کو لے لو۔ اس نے شروع شروع میں سائیکل مرمت کرنے کی معمولی سی دکان کھولی تھی۔ پھر اس سے ترقی کی۔ اور بعد میں "مورس" کار نکالی۔ اور ایک وقت ایسا آیا۔ کہ اس کی مالی حالت اتنی مضبوط ہو گئی۔ کہ پچھلی جنگِ عظیم میں اس نے حکومت کو

دو لاکھ پونڈ

بطور امداد دیئے۔ حالانکہ شروع شروع میں اس نے سائیکل مرمت کرنے کی ایک معمولی سی دکان کھولی تھی۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے

تجارت میں بہت برکت ہے

اس لئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کسی چھوٹے سے چھوٹے پیشہ کو بھی

حقارت کی نظر

سے نہ دیکھے۔ اور یاد رکھیں۔ کہ یہ چھوٹے چھوٹے پیشے ہی انسان کو بڑی بڑی تجارتوں کی عقل سکھاتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی سائیکلوں اور موٹروں کی مرمت کا کام کرے۔ تو کچھ عرصہ بعد وہ سائیکلیں اور موٹریں رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پرزہ کی کیا کیا قیمت ہے۔ اور اسے کس طرح سنبھال کر رکھا جا سکتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کر جاتا ہے۔

مجھے یاد ہے

حضرت نانا جان کو مستری محمد موسےٰ صاحب سے بہت محبت تھی۔ آپ جب بھی لاہور تشریف لاتے انہی کے ہاں ٹھہرتے۔ ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے۔ تو میں بھی ساتھ تھا۔ آپ مستری صاحب کے مکان پر ہی ٹھہرے۔ وہ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکدم باہر نکلے۔ چٹھی رساں آیا تھا اور اس نے ایک تار انہیں دی تھی۔ وہ پھر اندر آئے اور نانا جانؓ سے کہنے لگے۔ نانا جان مجھے پانچ منٹ کی اجازت دیں۔ میں نے

ایک ضروری کام

کرنا ہے۔ چنانچہ انہوں نے سائیکل لیا اور جلدی سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو سانس پھولا ہوا تھا اور جسم پسینہ سے شرابور تھا۔ آتے ہی کہنے لگے۔ نانا جانؓ ایک منٹ کی دیر کی وجہ سے پندرہ بیس ہزار روپیہ ہاتھ سے .... نکل گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ مستری صاحب یہ کیسے؟ تو مستری صاحب نے بتایا کہ فلاں سائیکل کی قیمت یکدم بڑھ گئی تھی۔ مجھے تار کے ذریعہ اس کی اطلاع ملی۔ تار مجھے دوسرے سائیکل کے تاجروں سے پہلے مل جاتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ انہیں اطلاع ملنے سے پہلے پہلے میں ان میں سے کسی کے پاس چلا جاؤں اور اس سے سارے سائیکلوں کا سودا کر لوں۔ چنانچہ میں فوراً سائیکل لے کر ایک تاجر کے پاس گیا اور اسے پہلی قیمت پر ایک روپیہ زیادہ آفر (offer) کیا تو وہ سارے سائیکلوں کا سودا کرنے پر تیار ہو گیا۔ سائیکل کی قیمت پہلے مثلاً ۹۵/- روپے تھی تو اب ۱۲۰/- روپے ہو گئی تھی۔ لیکن وہ ۹۶/- روپے پر سودا کرنے پر راضی ہو گیا۔ لیکن ابھی وہ بیع نامہ تحریر کر ہی رہا تھا کہ اسے بھی اطلاع مل گئی اور اس نے سودا کرنے سے انکار کر دیا۔ اگر ڈاکیہ وہاں ایک منٹ بعد آتا تو آج مجھے پندرہ بیس ہزار روپیہ کا فائدہ ہو جاتا۔ اب یہ واقفیت انہیں اس چھوٹے کام کی وجہ سے ہی ہوئی جو انہوں نے شروع کیا تھا۔ پھر

اللہ تعالےٰ نے اس میں ترقی دیدی

اور اب ان کی اولاد میں بھی بہت سے اچھے کمانیوالے پیدا ہو گئے ہیں۔

پس تجارت کی وجہ سے شروع شروع میں اگرچہ دقت ہوتی ہے لیکن بالآخر انسان ترقی کر جاتا ہے۔ ہماری جماعت کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اس وقت جو لوگ لاکھ پتی ہیں۔ ان میں سے اکثر چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے ہی ترقی کر کے اس حالت تک پہنچے ہیں۔

چندوں کی اسم وار تفصیل بھیجی جائے

بعض جماعتوں کی طرف سے چندوں کی مدوار تفصیل تو آجاتی ہے مگر یہ تصریح نہیں ہوتی کہ جماعت کے کس فرد نے کس مد میں کتنا چندہ دیا ہے۔ سیکرٹریان مال مہربانی کر کے آئندہ چندہ بھیجتے وقت ان امور کو مدنظر رکھیں تا نظارت ہذا کی طرف سے تفصیل دریافت کرنے کے لئے انہیں دوبارہ تکلیف نہ دینی پڑے

ناظر بیت المال ربوہ

چندہ سکنڈے نیوین مشن اور لجنات اماءاللہ

نئے سکنڈے نیوین مشن کیلئے لجنہ اماءاللہ کے ذمے تین ہزار کی رقم لگائی گئی تھی جو ایک سال میں پوری کرنی تھی۔ لیکن اب تک جو رقم وصول ہوئی ہے وہ صرف ۱۹۲/- روپے ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔

براہ مہربانی لجنات اماءاللہ کی عہدہ داران اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے مستورات سے جلد سے جلد اس مد کا چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔ اور نہ صرف اپنی شاندار روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کریں بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر اس راہ میں قربانی سے کام لیں۔ یہ چندہ بہت جلد وصول ہو جانا چاہیئے۔ ابھی بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے وعدہ بھی نہیں آیا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

اشاعت اسلام اور تبلیغ بیرون ممالک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو جلسہ سالانہ کے ایام میں اور بعد ازاں ایک خاص خطبہ کے ذریعہ جو ۳۰ دسمبر کا ہے خاص طور پر توجہ دلائی کہ ہر احمدی اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے بیرون ملکوں میں اشاعت اسلام جو ہو رہا ہے اس کے لئے وصولی کی جدوجہد کریں کیونکہ غیر احمدی احباب میں بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہے جو اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے ہر گوشہ گوشہ میں پہنچانے کا خواہشمند ہے۔ مگر ان کی خواہش کو حرکت دینے کے لئے آپ کا جانا اور ان سے احمدیہ جماعت کی غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی تفصیل بتانا بھی ضروری ہے تا وہ آپ کی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ ذیل میں ایسے احباب جنہوں نے اشاعت اسلام کا چندہ غیر از جماعت سے لے کر بھجوایا ہے کا ذکر کیا جاتا ہے۔

محترمہ زینب بیگم بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بیگم آف ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور ۳۰/- روپے آپنے یہ روپیہ غیر احمدی مستورات سے گھر بہ گھر جا کر جمع کر کے بھجوایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزا

مکرم چوہدری عطاءاللہ صاحب دیہاتی مبلغ ۳۱/۵/۹ آپ جہاں تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ وہاں تحریک جدید کے مالی کام میں بھی حضور کی ہدایات پر خاص توجہ فرماتے ہیں۔

مکرم غلام حیدر صاحب کنڈیان ۶/-/- روپے

مکرم عبدالمجید خان صاحب آف ڈیرہ وال حال ربوہ ۸۰۰ - اس وقت تک جو رقوم اس مد میں داخل ہوئی ہیں ان میں سے خانصاحب کی یہ رقم سب سے زیادہ ہے

احباب کو یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ انہوں نے پوری جدوجہد سے اس فنڈ کو مضبوط کرنا ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں۔ دوستوں سے بار بار جا کر تبلیغ کر کے وصولی کی کوشش کرنا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا انیسواں مالی سال۔ سنگ میل

اس سلسلہ میں اکثر خدام بھائیوں کی نظر سے الفضل میں اعلان گذر چکے ہوں گے۔ محبوب آقا کی صحت کیلئے زندگی بخش جام کے عنوان سے ایک نوٹ بھی الفضل میں پڑھا ہوگا۔ اور پھر اسی عنوان کے ساتھ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں شمولیت کی توفیق پانیوالے ہزاروں خدام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس جائیں کہ وہ اپنے ماحول میں بشاشت ایمانی کی ایسی روح پیدا کریں کہ خدام چندہ کی ادائیگی میں ایک گونہ لذّت اور حظ محسوس کریں اور خدام الاحمدیہ کے اس انیسویں سال میں مالی قربانی کا معیار اس قدر بلند ہو جائے کہ پہلے اٹھارہ سالوں میں اس کی مثال نہ مل سکے۔ امید ہے اس پر عمل شروع ہو چکا ہوگا۔

نیز انسپکٹران اور مبلغین سلسلہ کے توسط سے بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ جملہ خدام میں مالی قربانی کے لئے ایک عام بیداری پیدا کی جائے۔ علاوہ ازیں مالی قربانی کے سلسلہ میں اہل قلم احباب کی طرف سے بھی الفضل میں مضامین چھپنے شروع ہو گئے ہیں اور بیسیوں خدام جن سے مجھے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے اس مالی مہم کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو توفیق بخشے کہ وہ اس سال خصوصیت سے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مالی قربانی کے لحاظ سے ایک ریکارڈ قائم کر سکیں۔ امید ہے میری کوشش رائیگاں نہیں جائیگی اور آپ سب مل کر اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے زور لگائیں گے۔ اور میں یہ احساس کرنے میں حق بجانب رہوں کہ خاکسار اکیلا نہیں بلکہ سب مہتمم مال ہیں۔ یہی رنگ ہے جس کو اختیار کرنے پر اس سال کو سنگ میل ثابت کرنے کی امید ہو سکتی ہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۲۲۵۸ میں ڈاکٹر پیر بخش ولد میاں اللہ بخش صاحب قوم سہل جوٹ پیشہ ڈاکٹری عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دائرہ دین پناہ ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار پنشن پر ہے۔ پنشن -/۸۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ ڈاکٹر پیر بخش گواہ شد۔ غلام محمد ٹھیکیدار ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ عبداللطیف ٹھیکیدار لکھنے ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۲۵۶ میں غلام قادر بی اے ولد ڈاکٹر غلام مصطفٰے قوم جٹ (رجبٹ) پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ (حال جودھامل بلڈنگ لاہور) ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ فی الحال مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر وصیت کو تحریر کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ غلام قادر متعلم جماعت فسٹ ایر بی فارمیسی۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت۔

گواہ شد:۔ سید احمد شاہ بقلم خود۔ کوٹلی گل محمد۔ ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۲۲۴۴ میں زینب بی بی بیوہ محمد اسماعیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن 79/R.B گھیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۶ کنال اراضی جو کہ میرے نام عارضی منتقل الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ موجودہ وقت میں الاٹ شدہ اراضی سے تقریباً چالیس روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اس کے علاوہ جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حقوق ملکیت حاصل ہونے کے بعد بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان مذکورہ چھ کنال اراضی کا حصہ کر دونگی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی

گواہ شد:۔ رحمت اللہ موصی ۶۱۹۲ ساکن چک 79/R.B تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ محمد حنیف پسر حاجی محمد عبداللہ مرحوم ساکن چک 79/R.B تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

نمبر ۱۲۲۵۹ میں محمد حسین ولد چوہدری عبدالرزاق قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں اس وقت ماہوار آمد پر گذارہ ہے۔ اس وقت ماہوار آمد -/۱۲۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں یا حصہ میں ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد حسین (واقف زندگی) اکاؤنٹنٹ دفتر اسسٹنٹ ایجنٹ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:۔ اللہ رکھا محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد:۔ برکت اللہ بقلم خود محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزہ شمشاد لطیف نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے (امۃ السمیع بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ)

(۲) عاجز کی بیوی کو دماغی بیماری کا عارضہ ہوگیا ہے۔ مینٹل ہاسپٹل لاہور میں داخل کرا دیا ہے عاجز اور چھوٹے بچے بہت پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔

میر عبدالعزیز ڈسپنسر بہاولپور

حکومت غدارانہ یا تخریبی سرگرمیاں برداشت نہیں کرے گی

علیحدگی کی کھلی باتیں صرف غیروں کے وفادار ہی کر سکتے ہیں (سکندر مرزا)

ڈھاکہ ۲۷ جنوری - گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے کل کشور گنج (ضلع میمن سنگھ) میں ایک لاکھ کے اجتماع عام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ حکومت غدارانہ یا تخریبی سرگرمیاں برداشت نہیں کرے گی۔ آپ نے کہا علیحدگی کی باتیں کھلی بغاوت کے مترادف ہیں۔ اور ایسی باتیں صرف وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو غیروں کا وفادار ہو۔ اور بدقسمتی سے مشرقی و مغربی پاکستان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔

گورنر جنرل نے ان لوگوں کو سخت تنبیہہ کی جو مذہب یا اقتصادی مشکلات کی آڑ لے کر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور اعلان کیا کہ حکومت ملک دشمن سرگرمیوں کو کبھی برداشت نہیں کرے گی۔

گورنر جنرل نے انکشاف کیا کہ ملک میں بعض ایسی جماعتیں موجود ہیں۔ جو گراوٹ کی انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ ان جماعتوں نے غیر ملکی تنظیموں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ اور ان تنظیموں کو ایسا مواد اور کارٹون بھیجے جا رہے ہیں۔ جو ان جماعتوں کے اپنے ملک کے منافی ہے۔

میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا کہ جو لوگ جماعتیں باغیانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں وہ اپنے سوا کسی کی نمائندگی نہیں کرتے۔ اور حکومت ایسے افراد یا جماعتوں کے استیصال کے لئے سختی سے سخت اقدام کرنے میں حق بجانب ہوگی۔ آپ نے عامۃ الناس سے اپیل کی کہ وہ ایسی جماعتوں یا افراد کو پنپنے نہ دیں۔

ناقابل معافی جرم

آپ نے کہا کہ اسلام انتہائی روشن خیال اور ترقی پسند مذہب ہے۔ جو انسانی زندگی کی سماجی و اخلاقی اقدار کے اصولوں پر نشوونما کا حامل ہے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اسلام نے بغاوت کو کبھی برداشت نہیں کیا۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ مذہب کو باغیانہ سرگرمیوں کا آلہ کار نہ بننے دیں۔ باغی کو نہ خدا بخشتا ہے نہ انسان معاف کر سکتا ہے۔ بغاوت ہمارے انسانی قانون کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔

گورنر جنرل نے پاکستانیوں کے اعلیٰ جذبہ حب الوطنی اور عزم کی تعریف کی۔ جس کا انہوں نے قیام پاکستان کے بعد اب تک مشکلات پر قابو پانے میں ثبوت دیا ہے۔ آپ نے کہا کسی ملک کی حکومت اس وقت تک کوئی حیثیت نہیں رکھتی جب تک کہ اس ملک کے عوام خوشحال اور مطمئن نہ ہوں۔ پاکستان کے شہریوں کو اپنا حق مانگنے کا پورا اختیار ہے۔

اول اور آخر پاکستانی

"عوام کی آواز اللہ تعالیٰ کی آواز ہوتی ہے" اور کوئی شخص اسے نظر انداز نہیں کر سکتا

لیکن انہیں کسی ایک شخص یا ایک جماعت کی غلطی پر پاکستان کو مورد الزام نہیں گرداننا چاہیئے۔

آپ نے کہا "آزادی حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم ایک دفعہ آزادی حاصل کر لیں تو اسے باوقار طور پر قائم رکھنا اور زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ آزادی اپنے ساتھ جو ذمہ داریاں لاتی ہے ان میں سے سب سے اہم پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اول اور آخر پاکستانی خیال کرنا سیکھیں۔ دوسری چیز نصب العین اور کوشش کا مکمل اتحاد ہے۔ جو آزادی کے بقاء و استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔

مسودہ آئین

گورنر جنرل نے مسودہ آئین کا ذکر کرتے ہوئے عامۃ الناس سے درخواست کی کہ وہ اس کی جلد از جلد منظوری کے لئے دعا کریں۔ مسودہ آئین پاکستان کے عوام کی ایک بڑی اکثریت کا حامل ہے ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور جلد از جلد آئین حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ ملک میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ پس یہی کام ہے جس کے لئے میری کابینہ اور میں آئے ہیں۔ اور ہمیں کامل اعتماد ہے کہ آپ اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

گورنر جنرل نے بتایا کہ آئین کے بغیر ہمیں داخلی و خارجی امور میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور ہماری ساکھ کو بڑا نقصان پہنچ رہا ہے

گورنر جنرل نے اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ ملک کی تمام جماعتیں اور حلقے آئین سازی کے کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں یہ چیز حاصل نہیں ہوگی۔ لیکن پھر بھی اس میں یقین ہے کہ مسودہ آئین پاکستانیوں کے بیشتر تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور اسے عوام کی بھاری اکثریت حاصل ہے —— میجر جنرل سکندر مرزا نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا۔ مجھے ساڑھے تین ماہ تک اس دلاویز صوبے کا گورنر رہنے کا شرف حاصل ہے اور مجھے اس صوبہ کے عوام سے بڑا انس اور وابستگی ہے۔ سوء اتفاق سے اس صوبہ میں واپس آ کر عامۃ الناس کی اقتصادی و ثقافتی بہبود کے لئے کام نہ کر سکا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے دوست مسٹر سرکار اس کام کو جاری رکھیں گے۔ اور اسے ترقی دیں گے۔ آپ نے عوام اور سیاسی رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ ملکی و قومی مفادات کو ذاتی اغراض و مقاصد پر ترجیح دیں۔

"مسودہ آئین ۲۱ نکاتی پروگرام کے عین مطابق ہے" (حمید الحق چودھری)

حزب مخالف سے آئین کی جلد از جلد منظوری کیلئے تعاون کی اپیل

کراچی ۲۷ جنوری دستور ساز میں مسودہ آئین پر عام بحث کے ساتویں روز دو مرکزی وزراء اور مخلوط پارٹی کے "اجزائے ترکیبی" کے دو لیڈروں پیر علی محمد راشدی (مسلم لیگ) اور مسٹر حمید الحق چودھری (متحدہ محاذ) نے حزب مخالف سے اپیل کی ہے کہ وہ مسودہ آئین کو جلد از جلد منظوری کے لئے مخلوط پارٹی سے تعاون کریں۔

کل اجلاس کے بیشتر وقت میں انہی دو وزراء نے تقاریر کیں

مسٹر حمید الحق چودھری

وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری نے دعویٰ کیا کہ مسودہ آئین ۲۱ نکاتی پروگرام کے عین مطابق ہے آپ نے کہا اس پروگرام کے بعض اصول ہیں جن پر آئین کی تسوید ہو رہی ہے۔

مسٹر حمید الحق چودھری نے کہا کہ مسودہ آئین کے تحت مرکز کو صرف وہی امور دئیے گئے ہیں جو زیادہ تر مرکز اور بحیثیت مجموعی قوم کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

مشرقی بنگال کے مسائل

آپ نے حزب مخالف کے اس الزام کا جواب بھی دیا کہ مرکز کی طرف سے گذشتہ آٹھ سال سے مشرقی بنگال کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ مشرقی بنگال جن مسائل سے دوچار ہے وہ گذشتہ آٹھ سال سے نہیں بلکہ گذشتہ سو سال کی لاپرواہی کی پیداوار ہیں۔ آپ نے کہا برطانوی دور اقتدار میں مشرقی بنگال کا علاقہ مشرقی ہندوستان بالخصوص کلکتہ کی صنعتوں کو خام مال فراہم کرتا تھا۔ کلکتہ نے مشرقی بنگال کے خام مال سے صنعتی طور پر غیر معمولی ترقی کی۔ لیکن اس ترقی کا مشرقی بنگال کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ حصول آزادی کے بعد ریڈ کلف ایوارڈ نے مشرقی بنگال کو اپنے بعض جائز وسائل سے محروم کر دیا۔ تقسیم برصغیر کے فوراً بعد حکومت پاکستان تقسیم سے پیدا شدہ بعض اہم مسائل میں الجھ گئی اور مشرقی بنگال کی مشکلات کو دور نہ کیا جا سکا۔ اگرچہ گذشتہ سال میں بیشتر وقت اسی صوبہ کے نمائندے مرکزی کابینہ اور مقننہ پر چھائے رہے

آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مخلوط پارٹی کی بار بار کی اپیل کرنے کے باوجود کہ آئینی مسائل کو قومی زاویہ نظر سے دیکھا جائے عوامی لیگ نے تعاون نہیں کیا۔

مسٹر سکندر اکا کی سیکرٹری پاکستان پروگریسو پارٹی نے مسودہ آئین کی اسلامی دفعات پر شدید نکتہ چینی کی اور اسے جمہوریت اور مذہب کی آمیزش کا نام دیا۔

تجارتی نرخ لاہور مارکیٹ

خشک میوہ: بادام ۱۰۳/- سوگی ۴۰/- تا ۸۰/- کھوپرہ ۸۱/- خوبانی ۴۵/- تا ۵۰/- دہ ۲ رخروٹ ۱۲/- تا ۴۰/- چھوہارہ ۲۵/- تا ۳۲/- پستہ ۳۳۰/- گری بادام ۳۵۰/- تودریہ ۱۳/- تا ۱۷/- کھل تورایہ ۵/- کھل بنولہ ۱۲/- من تا ۱۲/- بوری باسمتی نئی ۲۳/- تا ۲۵/- پورا تی ۲۸/- تا ۳۲/- پرمل ۱۹/- تا ۲۰/- سندھی ۱۳/- تا ۱۲/- ۱۳/- لٹھا سولہ ہزار ۸۵/- ۲۰ ہزار ۷۷/- کورہ لٹھا ایس ایس ۱۳/- گز

صرافہ: سونا ۱۰۳/- تا ۱۰۴/- پونڈ ۷۷/- چاندی ٹکسالی ۱۵۷/- سیکنڈ، بھری چاندی ۱۶۷/- تا ۱۷۴/- سو بھری